شیخ الحدیث حضرت مولانا سمیع الحق صاحب

دہشت گردی کے اصل محرکات، اسباب اور علاج

بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد میں مولانا سمیع الحق کا خطاب

پچھلے دنوں رابطہ عالم اسلامی کے جلیل القدر عالم وفاضل سیکرٹری جنرل علامہ ڈاکٹر عبداللہ بن عبدالمحسن الترکی اسلام آباد کے دورے پر آئے ہفتہ بھر ان کے اعزاز میں مختلف تقریبات کے انعقاد کا اہتمام کیا گیا اس سلسلہ میں سب سے اہم تقریب بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی کے زیر اہتمام ایوان اقبال اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد میں ''دہشتگردی ،فرقہ واریت کے خاتمے میں علماء کا کردار'' کے موضوع پر منعقد ہوئی جس کے مہمان خصوصی ڈاکٹر عبداللہ الترکی حفظہ اللہ تھے اور عالم اسلام کے کئی چیدہ چیدہ علماء سکالرز اور اہم مذہبی وسیاسی رہنماؤں نے بھی خطاب کیا دارالعلوم حقانیہ کے چانسلر اور جمعیت علمائے اسلام کے سربراہ حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ نے بھی اس موضوع پر مختصراً اپنے خیالات کا اظہار کیا جسے ٹیپ ریکارڈ سے صاحبزادہ اسامہ سمیع نے منتقل کیا جو یہاں پیش کیا جارہا ہے۔ (ادارہ)

الحمد لله و كفى والصلاة والسلام على عباده الذين اصطفىٰ اما بعد:

حضرات گرامی !مہمان گرامی ڈاکٹر عبداللہ بن عبدالمحسن الترکی علماء ودانشوران اسلامی مما لک وزیر مذہبی امور جمہوریہ ترکی وعمائدین اسلام یونیورسٹی خصوصا مولانا ڈاکٹر یوسف احمد الدریوش،پروفیسر ڈاکٹر یاسین معصوم زئی صاحب!

اس تقریب کے ایجنڈے میں دو باتیں شامل ہیں ایک فرقہ واریت اور دوسری چیز''ارہابیت کے بارے میں علماء کا کردار''ان اہم موضوعات پر اسلامی یونیورسٹی کا اس تقریب کے انعقاد پر شکریہ ادا کرتا ہوں بالخصوص رابطہ عالم کے اسلامی جلیل القدر عظیم المرتبت سیکرٹری جنرل ڈاکٹر عبداللہ بن عبدالمحسن الترکی حفظہ اللہ کی اسلام آباد آمد پر صمیم قلب سے خوش آمدید کہتا ہوں۔

حضرات گرامی ! فرقہ واریت مسلمانوں اور عالم اسلام کے لئے بہت مہلک ہے،۱۹۹۵ء میں ملی یکجہتی کونسل کے قیام میں خود داعی تھا اور تمام مکاتب فکر اسمیں جمع ہوگئے اور بہت کوششیں کیں۔کئی سال قبل یہ فرقہ واریت بالکل ختم ہوگئی اور الحمدللہ ان کوششوں سے بڑا فرق پڑا اور ہم ایک جامع اور اہم ضابطہ اخلاق

پر متفق ہو گئے جو تاریخ میں پہلی مثال ہے ہمیں ان دونوں چیزوں کی بنیادوں پر سوچنا ہے کہ یہ دونوں چیزیں کیوں اور کہاں سے آرہی ہیں تو الحمد للہ فرقہ واریت کے خلاف ہم ہمیشہ کوشش کررہے ہیں ہمارے مدارس میں بھی فرقہ واریت کی تعلیم کہیں نہیں دی جاتی ،بڑی وسعت قلبی سے پڑھاتے ہیں ،اور وسعت قلبی سے نصاب بنایا گیا ہے ،نصاب میں شیعہ علماء کی کتابیں بھی ہیں جو ہم پڑھاتے ہیں مثلاً شرح تہذیب ایک ایرانی شیعہ کی تالیف ہے اور کئی چیزیں ہیں ہم معتزلہ کی کتابیں بھی پڑھاتے ہیں تفسیر کشاف پڑھاتے ہیں اور ہم اسے ایک اہم اور ضروری تفسیر سمجھتے ہیں علامہ زمخشریؒ جو مشہور معتزلی ہیں مگر یہ تعصب آڑے نہیں آیا بلکہ میں تو یہاں تک کہتا ہوں کہ ایک متنبّی کذاب تھا اسکا دیوان ہے ''دیوان متنبّی'' وہ بھی ہم پڑھاتے ہیں اور ہمارے ہاں نصاب میں حنفیت اور غیر حنفیت کا بھی لحاظ نہیں ہوتا صحاح ستہ دورۂ حدیث کی چھ اہم کتابیں ہیں وہ سب غیر حنفی علماء کی ہیں امام بخاریؒ ہوں، امام ترمذیؒ ہوں ،امام ابوداؤدؒ ہوں ،امام نسائیؒ ہوں ،ان میں کوئی بھی حنفی نہیں ہے یہ وسعت صدر ہے یہاں ہم انگریز کی کتابیں بھی پڑھتے پڑھاتے اور اس سے استفادہ کرتے ہیں اور اہم سمجھتے ہیں المنجد جسکا مصنف ایک انگریز لوئیس معلوف ہے جو عیسائی ہے تو اس لحاظ سے الحمد للہ فرقہ واریت تو مدارس سے نہیں پھیل رہی ہے۔اسکے پیچھے کچھ عواقب ہیں کچھ سیاسی عزائم ہیں وہ ہمیں لڑاتے ہیں۔

باقی رہی بات ارہابیت کی میں تو اس اصطلاح کا ہی خلاف ہوں پتہ نہیں ہمارے عرب بھائی کہاں سے اس اصطلاح کو لے آئے کوئی اور لفظ ٹیررازم کے لئے رکھنا چاہئے تھا ارہابیت کا تو قرآن میں حکم ہے اور فریضہء منصوصہ ہے:

وَ اَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ وَّ مِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمْ وَ اٰخَرِيْنَ مِنْ دُوْنِهِمْ لَا تَعْلَمُوْنَهُمْ اَللّٰهُ يَعْلَمُهُمْ وَ مَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يُوَفَّ اِلَيْكُمْ وَ اَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ (الانفال : ٦٠)

''اور تیار کرو ان کی لڑائی کے واسطے جو کچھ جمع کرسکو قوت سے اور پلے ہوئے گھوڑوں سے کہ اس سے دھاک پڑے اللہ کے دشمنوں پر اور تمہارے دشمنوں پر اور دوسروں پر ان کے سوا جن کو تم نہیں جانتے اللہ ان کو جانتا ہے اور جو کچھ تم خرچ کرو گے اللہ کی راہ میں وہ پورا ملے گا تم کو تمہارا حق نہ رہ جائیگا''

دشمن ہمارے ارہاب کو ختم کرنا چاہتا ہے کہ ان میں ارہاب کی صلاحیت نہ رہے، میں سینٹ میں سالہا سال ہی رہا جو بھی غیر ملکی آتے تھے اور ان سے ہماری میٹنگ ہوتی تھی امریکہ اور برطانیہ اور جرمنی اور باہر یورپ ممالک کے دورے پر بھی ہماری کمیٹیاں گئیں ،میں ساتھ ہوتا تھا ہر جگہ یہی بحث دہشت گردی کی شروع

ہوجاتی ٹیررازم، ٹیررازم، ٹیررازم تو میں ان سے کہتا کہ ٹیررازم کی تعریف کیا ہے میں مطالبہ کرتا کہ اقوام متحدہ کے ذریعہ یا کسی اور ادارے کے ذریعے اس کے حدود متعین کردیں کہ ٹیررازم کی تعریف کیا ہے اور اسکے حدود کیا ہیں آپ کن مقاصد کے لئے ارہابیت کی اصطلاح استعمال کرتے ہیں تو بہر حال اس کی طرف کوئی نہیں آتا کہ ارہابیت میں اور جہاد میں فرق کیا ہے، معاملہ خلط ملط ہوگیا ہے بلکہ کردیا گیا ہے، ایک شخص سڑک کے کنارے تاک لگا کے بیٹھا ہوا ہے اور بس کو روکتا ہے اور اسکولوٹتا ہے اور لوگوں کو قتل کرتا ہے یہ شخص یقیناً دہشت گرد ہے اور اس کا عمل ارہابیت ہے، مگر دوسری طرف ایک دوسرا ظالم آتا ہے وہ ہمارے ہاں کسی کے گھر پر قبضہ کرتا ہے اور اس کی بیوی بچوں کو قتل کرتا ہے اس کے املاک اور اعراض، عزت وآبرو کو لوٹتا ہے، تو وہ شخص اٹھتا ہے اور کوشش کرتا ہے کہ اپنا گھر چھڑالے اس کو تو ارہابیت ہم نہیں کہہ سکتے کہ وہ تو اپنا فرض ادا کرتا ہے، لیکن یہاں کسی گھر پر قبضہ کرنے کے بعد جو جدوجہد کرتا ہے آواز اٹھاتا ہے دشمن اسکو ارہابیت کہتا ہے اس سڑک والے ارہابیت سے وہ پریشان نہیں ہے مگر وہ اس مظلوم سے کہتا ہے کہ اپنا قبضہ کیوں چھڑاتے ہو؟ مجھے جو چاہوں کرنے دو، ورنہ تو دہشت گرد کہلائے گا۔

تو ہمیں اصل محرکات کو دیکھنا ہوگا، یہ دہشگردی، ارہابیت جو چل رہی ہے یہ تقریروں وغیرہ سے، ہمارے سیمناروں سے ہمارے فتووں سے ختم نہیں ہوگی کیوں کہ یہ پیدا اس سے نہیں ہوئی کوئی مدرسہ ارہابیت میں شریک نہیں ہے اور نہ ہی کوئی عالم ارہابیت سکھاتا ہے بلکہ اس کے پس پشت جو مقاصد ہیں مغربی طاقتوں کے وہی اسے پیدا کرتے ہیں، یہی جہاد جاری تھا روس کے خلاف پورا عالم اسلام اس کے پشت پر تھا، عالم عرب بھی اس کے پشت پر تھا اور پاکستان بھی ان کے ساتھ تھا اور یہی ملک کو چھڑانے والی بات تھی جو مغرب کو بھی اچھی لگ رہی تھی، روس کے قبضے کے بعد کسی نے ارہابیت کا نام سنا ہی نہیں تھا اور جب روس چلا گیا اور امریکہ آگیا تو پھر ہر چیز ارہابی ہوگئی، انگریز نے بھی ڈیڑھ سو سال عہد اقتدار میں کسی بھی مدرسہ پر ارہابیت کا دھبہ نہیں لگایا تھا ان کے گورنر اور انکے بڑے بڑے نمائندے دارالعلوم دیوبند آتے تھے اور سہارنپور اور دہلی اور لکھنو کے بڑے بڑے مدارس انکو خوش آمدید کہتے تھے اور وہ اپنی آراء وزیٹر بک اور کتابوں میں لکھتے تھے، کہ یہ لوگ انسانیت کی عظیم خدمت کررہے ہیں لیکن یکا یک جب روس ٹوٹ گیا اور امریکہ نے یہاں قبضہ جما دیا پھر عراق پر جو کچھ ہوا، لیبیا کو جسطرح لڑایا گیا، تباہ وبرباد کیا گیا اب شام میں جو سب کچھ کررہا ہے تو وہ خود ارہابیوں کو پیدا کرتا ہے اور پھر اسکے خلاف شور مچاتا ہے ہم دیکھتے ہیں کہ ہمارے پرامن گھروں پر ڈرون حملے ہوجاتے ہیں شادی کی ایک بڑی تقریب پر بمباری ہورہی ہے جنازے میں لوگ کھڑے ہیں اس پر اوپر سے بمباری ہورہی ہے تو وہ بچے جو اپنے ماں باپ کے چیتھڑے فضاؤں اور

ہواؤں میں اڑتے ہوئے دیکھتے ہیں تو وہ کسی مولوی سے نہیں پوچھیں گے کہ میں کیا کروں بلکہ وہ خود ارہابی بن جاتا ہے ،اسلئے کہ اس کے ساتھ ارہابیت کی گئی ،ارہابیت، ارہابیت ہی کی پیداوار ہے جو مغربی دنیا نے عالم اسلام پر مسلط کی ہے اب اس بچے کو ہم ہزار بار سمجھائیں کہ ایسا مت کرو بے گناہ مارد ئے جاؤ گے ،مسجد میں بازار میں دھماکہ نہ کرو بے گناہ مارے جائیں گے اور یہ جائز نہیں تو وہ مجھے بھی فوراً دھماکے کا نشانہ بناتا ہے کہ تم کون ہوتے ہو،وہ کہتا ہے کہ یہ ہمارے ساتھ کیا ہورہا ہے،تم اسے نہیں دیکھ رہے،تو یہ آگ نہیں بجھے گی عالم اسلام میں پھیلتی جائے گی ۔

جب تک مغرب اپنی پالیسی پر نظر ثانی نہیں کرے گا،تو اصل میں اس نقطہ پر ہمیں اکھٹا ہونا ہے کہ ایک تو ارہابی ،ڈاکو فسادی ہے اور قطاع الطریق ہیں اور ایک ہے جو اسکو جہاد سمجھتے ہیں ہم نے کہا کہ کیوں ایسا کررہے ہو......؟ تو وہ کہتے ہیں کہ تم کیوں کافروں کے ساتھ کھڑے ہو،اور قرآن کہتا ہے کہ:

وَ مَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ (المائدہ :۵۱)

وہ کہتا ہے کہ تم اپنی فوج اور وسائل اپنا پڑول اپنی افرادی قوت سب دشمن کے لئے استعمال کرتے ہو تو تم بھی ہمارے نزدیک واجب القتل ہو،اسکا عقیدہ راسخ ہوگیا ہے کہ کافر کے ساتھ نہیں کھڑا ہونا ہے ان کا کوئی یہ مطالبہ نہیں کہ ہم جبری اسلام نافذ کریں اور جبری لوگوں کو مسلمان بنائیں وہ ایک ہی بات کرتے ہیں جو مجھے معلوم ہے کہ تم کافروں کی مدد سے دستبردار ہوجاؤ،لیکن عالم اسلام سارا اس طرف دیکھتا ہی نہیں توجہ ہی نہیں کرتا تو بنیادی بات تو یہی ہے کہ ہم سب ملکر ان پالیسیوں کو بدلنے پر سب حکمرانوں کو مجبور کردیں ،ہم سب مل کر اپنی آزاد پالیسیاں بنائیں ۔

اب افغانستان کے طالبان کہتے ہیں کہ ہم جب روس کے خلاف لڑ رہے تھے تو بہت بڑے عظیم مجاہد تھے اور جب امریکہ کے خلاف لڑ رہے ہیں تو اب ہم دہشت گرد بنائے جارہے ہیں وہ فرق مانگتے ہیں اور پوچھتے ہیں کہ آزادی کی جنگ میں اور غیروں سے ملک چھڑانے (آزاد کرانے) کی جدوجہد میں اور ڈاکو زنی میں کیا فرق ہے میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں پوری طاقت کے ساتھ اپیل کرنی چاہئے محبتوں کے ساتھ اپنے حکمرانوں سے جذبہ خیرخواہی کے ساتھ الدین النصیحہ للہ ولرسولہ وللمومنین بدقسمتی سے ہمارے حکمران اس پر چلنے میں بے بس ہیں اور اس ہمیں مل کر بے بسی سے انہیں نکالنا ہوگا میں طویل عرصہ سے پارلیمنٹ کا ممبر رہا ہم نے اور پورے پارلیمنٹ نے چھ مہینے غور وفکر کیا ،ایک کمیٹی بنائی ’’قومی سلامتی کمیٹی‘‘ اور ہم نے سفارشات مرتب کیں اور سارا پارلیمنٹ اس ایک نتیجہ پر پہنچا کہ غیروں کی پالیسی پر چلنے کا یہی نتیجہ ہے ،اور غیروں کی پالیسی سے ہمیں نکلنا چاہئے ۔

مجھے خود حکومت نے مجبور کیا طالبان کے نام سے یہاں پاکستان میں ایک طاقت تھی کہ ان سے بات کروتو میں نے سر ہتھیلی میں رکھ کر جا کر ان سے کہا کہ تم کیا چاہتے ہو......؟ یہ تو شور مچار ہے ہیں کہ وہ ڈھنڈے اور بندوق کے زور سے اسلام نافذ کرنا چاہتے ہیں وہ جمہوریت نہیں مانتے وہ پارلیمنٹ نہیں مانتے میں نے ان سے کہا کہ تم کھل کر بات کرو وزیراعظم کی ساری ٹیم بھی میرے ساتھ تھی ،انہوں نے کہا ہم ایسا کچھ نہیں مانگتے ہم جمہوریت کے خلاف نہیں ،ہم نے ڈھنڈے اور بندوق کے زور سے اسلام لانے کی بات نہیں کی ،انہوں نے ایک بات کی: کہ ان ظالموں کی مدد سے ہٹ جاؤ کافروں کے ساتھ تم کھڑے ہو تم نے ہماری تیس سالہ جدوجہد آزادی پر پانی پھیر دیا، جس میں تیس لاکھ افراد کی قربانیاں ہیں ،تم نے ایک یوٹرن لیکر سارا نقشہ بدل دیا۔

تو ایک مطالبہ رابطہ عالم اسلامی اور ہمیں کرنا چاہئے کہ پوری ملت اسلامیہ مل کر خدارا! اپنے پاؤں پر ہم خود کھڑے ہو جائیں اور غیروں کی پالیسی اور مرضی پر چلنا چھوڑ دیں، باقی اسلام تو ہے ہی سلامتی کا دین اسکا نام ہی اللہ تعالیٰ نے اسلام رکھا ہے یہ سلم سے ہے اسلم تسلم۔ھو سماکم المسلمین ہم جب ملتے ہیں تو کہتے ہیں اسلام علیکم ،اٹھتے ہیں تو کہتے ہیں السلام علیکم! نماز سے سلام پھیرتے ہیں تو کہتے ہیں: اللھم انت السلام ومنك السلام واليك يرجع السلام حينا ربنا بالسلام وادخلنادارك دار السلام تباركت ربنا وتعاليت يا ذالجلال والاكرام ،اور ایسا اہتمام کسی مذہب میں نہیں ہے پانچ دفعہ دن میں یہ دہراتے ہیں حکم ہے کہ جہاں جاؤ تو أفشوا السلام علىٰ من عرفت وعلى من لم تعرف مسلم ہو یا غیر مسلم سب پر سلامتی کا پیغام ہے ،على من عرفت ومن لم تعرف ہمیں تو پتہ نہیں کہ ہم سلام کس پر ڈال رہے ہیں مسلم ہے ،عیسائی ہے، ہندو ہے، جنت میں بھی ہمارا سارا محور جو ہوگا مشاغل کا وہ سلامتی ہوگا ، سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ (یسین:۵۸) تَحِيَّتُهُمْ فِيْهَا سَلٰمٌ (یونس :۱۰) تَحِيَّتُهُمْ يَوْمَ يَلْقَوْنَهٗ سَلٰمٌ (الاحزاب:۴۰) اور جنت میں بھی جو بات چیت ہوگی :لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا وَّلَا تَاْثِيْمًا ○ اِلَّا قِيْلًا سَلٰمًا سَلٰمًا (الواقعة: ۲۵-۲۶) مومن ایمان سے ہے کہ:المومن من امنه الناس على دمائهم واموالهم ”مومن وہ ہے جس سے لوگ اپنی جان و مال کو محفوظ سمجھیں“

تو گزارش میری یہی ہے کہ ہم سب دہشت گردی کے خلاف ہیں اس آڑ میں کہیں کچھ غلط لوگ بھی اس میں شامل ہو گئے ہیں، جتنے ڈاکو ہیں جتنے بھتہ خور ہیں اور اغواء کرنے والے لوگ ہیں جو بدمعاش تھے وہ سب اسی نقاب کے پیچھے آ گئے ہیں لیکن اسکا علاج یہ ہے کہ اگر ہم آزادی کی حفاظت کریں اور غیروں کی غلامی سے ہم نکلیں تو میں سمجھتا ہوں پھر ان شاء اللہ کوئی بھی دہشت گردی نہیں رہے گی ،اور امن وامان کا دور دورہ ہوگا اور بدکار لوگوں کو دہشتگردی کی جرأت نہ ہوگی۔ وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين